UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

SECOND LANGUAGE URDU **3248/02**

Paper 2 Language Usage, Summary and Comprehension **May/June 2008**

1 hour 45 minutes

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **all** questions.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔

اگر آپ کو جواب لکھنے کی کاپی ملے تو اس پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں۔
تمام جوابات لکھنے کی کاپی میں لکھیں۔ پرچے پر نہیں۔
تمام پرچوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔
صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔
سٹیپل، گوند، ٹپ ایکس، وغیرہ کا استعمال منع ہے۔
لغت (ڈکشنیری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ہر سوال کا جواب دیں۔
اپنے جوابات اردو میں تحریر کریں۔
اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]
آپ کا ہر جواب دی گئی حدود کے اندر ہونا چاہیئے۔
اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیوں کا استعمال کریں، تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کریں۔

This document consists of **9** printed pages and **3** blank pages.

SP (NF/TL) T60326/2
© UCLES 2008

UNIVERSITY *of* CAMBRIDGE
International Examinations

[Turn over

https://xtremepape.rs/

PART 1: Language Usage

Vocabulary

نیچے دیئے ہوئے الفاظ سے اردو میں مکمل جملے بنائیں۔

1 تین جملے اس طرح بنائیں، جن سے نیچے دیے ہوئے الفاظ کے معنوں میں فرق واضح ہوجائے۔

جان میں جان آنا ۔ جان سے ہاتھ دھونا ۔ ناک کٹنا [3]

2 دو جملے اس طرح بنائیں، جن سے نیچے دیے ہوئے الفاظ کے معنوں میں فرق واضح ہوجائے۔

منہ میں پانی بھر آنا ۔ منہ سے پھول جھڑنا [2]

Sentence Transformation

نیچے دیئے ہوئے ہر ایک نامکمل جملے کو صحیح لفظوں سے پورا کیجیے تاکہ اس سے پہلے لکھے ہوئے جملے کا مطلب نہ بدلے۔

اپنے جواب **Answer Sheet** پر لکھیں۔

مثال: ہر روز نانی اماں اُسے کہانی سناتی ہیں۔

ہر روز وہ نانی اماں سے کہانی سنتا ہے۔

3 ہم روزانہ صبح گھر پر اخبار پڑھتے ہیں۔

روزانہ .... [1]

4 باورچی خانے سے کھانا پکنے کی خوشبو آرہی ہے۔

کھانا پکنے................................ [1]

5 ہنسنا اچھی صحت کے لیے بہت ضروری ہے۔

اچھی صحت .... [1]

6 فرصت کے اوقات میں بھائی جان شطرنج کھیلتے ہیں۔

بھائی جان .... [1]

7 ہمارے امتحان اگلے ہفتے شروع ہورہے ہیں۔

اگلے ہفتے .... [1]

© UCLES 2008

https://xtremepape.rs/

Cloze Passage

خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے کچھ الفاظ عبارت کے نیچے دیئے گئے ہیں۔
سوال نمبر 8 سے 12 تک ہر خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے ان الفاظ میں سے صحیح الفاظ چُن کر جواب لکھنے کی کاپی میں (Answer Sheet) میں ترتیب سے لکھیں۔

علاؤ الدین میں ایک بڑی ___8___ یہ تھی کہ وہ بے حد نڈر اور بہادر انسان تھا۔ اس کے علاوہ وہ بڑا زبردست سیاست دان تھا۔ اُس نے محکمہ خبر رسانی کی ___9___ رکھی جو اُسے رعایا کے حالات سے باخبر رکھتا تھا۔ ان ___10___ کی کامیابی کا یہ حال تھا کہ امیر اور افسر اپنے گھروں میں بیوی بچوں سے جو ___11___ کرتے تھے اُس کی خبر بھی بادشاہ کو ہو جاتی تھی۔ اُس نے شراب کی ___12___ کے لیے خود شراب چھوڑ دی اور اُس کی سختی سے ممانعت کی۔

بیوقوف ۔ گفتگو ۔ خامی ۔ فروغ ۔ روک تھام ۔ بنیاد ۔ شکست ۔ جاسوسوں ۔ بُزدل ۔ حالت ۔ اعلان ۔ خوبی ۔ پینا ۔ حفاظت ۔

[5]

https://xtremepape.rs/

PART 2: Summary

نیچے دی گئی عبارت کو پڑھیے اور دیئے گئے اشاروں کی مدد سے 100 الفاظ کا خلاصہ لکھیں۔

اب سے کچھ عرصہ قبل تک پاکستان کے پسندیدہ مشروبات میں لسّی کا نام سرفہرست ہوا کرتا تھا لیکن اب اس کی جگہ کافی، چائے اور کوکا کولا جیسی چیزوں نے لے لی ہے۔ جس زمانے میں لسّی کا استعمال عام اور رہن سہن سادہ تھا لوگ دراز قد، صحت مند اور توانا ہوا کرتے تھے۔ اب جسم سُکڑ کر رہ گئے ہیں۔ توانائی اور صحت کی جگہ جسمانی کمزوری نے اور دراز قامتی کی جگہ کوتاہ قامتی نے لے لی ہے۔

لسّی نہ صرف فرحت بخش مشروب ہے بلکہ ایک ایسی غذا ہے جو صحت و توانائی کو برقرار رکھتی ہے۔ یہ دودھ کو بلو کر تیار کی جاتی ہے۔ اسے چھاچھ بھی کہتے ہیں۔ یہ دو طرح کی ہوتی ہے: ایک مکھن نکالی ہوئی اور دوسری مکھن کے ساتھ۔ اس کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ یونانی طبیب اس کو جگر، معدہ اور خون کی بیماریوں کو دور کرنے کے لیے بکثرت استعمال کرتے تھے۔ یورپ کے سائنس دانوں کی تحقیقات کے مطابق لسّی پینے والے پیٹ اور آنتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ آنتوں کے اکثر جراثیم جو بڑھ کر مہلک ثابت ہو سکتے ہیں، لسّی اُن کی بڑھتی ہوئی تعداد پر قابو پا کر محفوظ رکھتی ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ لمبی عمر کا انحصار جہاں پھل، سبزیوں، جسمانی مشقّت اور سادہ رہن سہن پر ہے وہاں لسّی کا بھی اُتنا ہی عمل دخل ہے۔

صوبہ پنجاب سے تعلق رکھنے والے اپنی جسامت، تندرستی، توانائی اور لمبی عمر کی وجہ سے برِّ صغیر پاک و ہند میں شہرت رکھتے ہیں۔ چند سال قبل پاکستان کے لوگوں کی تندرستی اور عمر کا اُنکی غذا کے اثرات پر جائزہ لینے ایک وفد یورپ سے پاکستان آیا تھا۔ تحقیقات کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ لسّی کا استعمال صحت کو اچھا رکھنے میں بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ اس کی تیزابی خصوصیات دماغی قوّت بڑھانے، اعصاب کو مضبوط رکھنے اور بالوں کو قبل از وقت سفید ہونے سے روکتی ہیں۔

https://xtremepape.rs/

اوپر دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشاروں کی مدد سے تقریباً سو الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو، اپنے الفاظ میں لکھیے ۔

13 (i) تاریخ ۔

(ii) اقسام۔

(iii) موجودہ رجحان ۔

(iv) فوائد ۔

(v) یورپ کا نقطۂ نظر۔

[10]

https://xtremepape.rs/

PART 3: Comprehension

Passage A

درج ذیل عبارت کو پڑھیں اور پھر دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ٹیلی ویژن ایک مفید ایجاد ہے لیکن اس کے کئی پروگرام بچوں کی ذہنی نشو ونما پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ والدین یہ سمجھتے ہیں کہ ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں مصروف ہونے پر وہ آپس کے لڑائی جھگڑوں سے نجات پاتے ہیں۔ بچوں کا شور ان کے کام میں دخل انداز ہوتا ہے اور کھیل کود کے درمیان بچوں پر نظر رکھنی پڑتی ہے۔ بچوں کو ٹی وی پروگراموں میں مصروف رکھا جاتا ہے جو نہ صرف بچوں کی شخصیت بگاڑتے ہیں بلکہ زندگی کے لیے بہت بڑا خطرہ بھی ہیں۔

کم عمری میں ہی اُن کو سنوارا جا سکتا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ ہاتھ ماں باپ کا ہوتا ہے۔ ماہرِ سماجیات کا کہنا ہے کہ بچے کو اچھے طور طریقے سکھانے میں والدین کے بعد عزیزوں، ہمسایوں، اساتذہ اور دوستوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔ میڈیا سب سے آخر میں آتا ہے لیکن والدین کو ضروریات نے اپنا اس قدر غلام بنا لیا ہے کہ بچوں کی غیر نصابی سرگرمیوں میں حصّہ لینے کے مواقع فراہم نہیں کر سکتے۔ والدین سے رابطہ کم ہونے کی صورت میں وہ ٹی وی کا سہارا لیتے ہیں۔ ٹی وی پر معلوماتی کم اور تشدّد آمیز پروگرام زیادہ دکھائی دیتے ہیں حتیٰ کہ کارٹون جیسے پروگراموں میں بھی تشدّد اور مار پیٹ دکھائی جاتی ہے۔ اُنہیں دیکھ کر بچے کو ہر مسئلے کا حل تشدّد ہی نظر آتا ہے۔

پاکستانی چینل بھی اب مغربی چینلوں کی تقلید میں منفی کرداروں کی کامیابی دکھاتے ہیں۔ اس سے جارحیت پروان چڑھتی ہے۔ بڑوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت، ہمدردی، عاجزی اور صبر جیسی اقدار بے معنی لگتی ہیں۔ بچوں کو ٹی وی سے روکنا نہیں چاہیے کیونکہ جس کام سے انہیں منع کیا جائے وہ وہی کرتے ہیں۔ ٹی وی دیکھنے کا وقت متعین ہونا چاہیے۔ بیڈروم سے ٹی وی ہٹا لینا چاہیے۔ اُن کے ساتھ خود بیٹھ کر معلوماتی پروگرام دیکھیں اور بچوں کو معلوماتی کہانیاں پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

https://xtremepape.rs/

اب مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے ۔

14 والدین ٹی وی کو کیوں نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں؟ [3]

15 بچوں پر کون سے منفی اثرات مرتّب ہوتے ہیں؟ [4]

16 والدین کے علاوہ دیگر رشتوں کا ذکر کیوں کیا گیا ہے؟ [2]

17 بچوں کی صحیح نشو ونما کے لیے والدین کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟ [3]

18 مصنف نے یہ کیوں لکھا کہ " بچوں کو کم عمری میں سنوارا جا سکتا ہے"؟ [3]

https://xtremepape.rs/

Passage B

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

الزبیتھ بلیکویل پہلی خاتون تھیں جنہوں نے امریکہ میں طب کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے عورتوں کے لیے طب کی تعلیم کی نہ صرف حمایت کی بلکہ اس پیشے کو اپنانے میں کافی عورتوں کی مدد کی۔ الزبتھ تاریخ اور طبیعات جیسے مضامین میں دلچسپی رکھتی تھیں۔ انہیں طب کے پیشے سے قطعاً لگاؤ نہیں تھا بلکہ جسم کے اعضاء، بیماریوں اور چیر پھاڑ کے تصوّر سے بھی گھِن آتی تھی۔ اس لیے انہوں نے درس اور تدریس کے شعبے کو اپنایا جو کہ اس وقت عورتوں کے لیے بہترین سمجھا جاتا تھا۔ ان کے میڈیکل کے شعبے میں جانے کی وجہ اُن کی قریبی دوست کے آخری الفاظ'' اگر میری فزیشن کوئی عورت ہوتی تو غالباً مجھے اتنی تکلیف نہ دیکھنی پڑتی'' نے اُن کی زندگی کا رخ بدل دیا اور انہوں نے اس شعبے کو اپنانے کا فیصلہ کرلیا۔ اس سلسلے میں انہوں نے مختلف فزیشنوں سے مشورہ کیا۔ انہیں یہ بتایا گیا کہ یہ ممکن نہیں۔ پہلی وجہ تو آسمان کو چھوتے ہوئے اخراجات اور دوسری وجہ عورتوں کا اس شعبے میں داخلہ نا قابلِ قبول تھا۔ اُنہوں نے اس بات کو چیلنج سمجھا اور بعد میں اُن ڈاکٹروں کو جو کہ اُن کے دوست تھے اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ ایک سال تک انہیں اپنے ساتھ طب پڑھنے کی اجازت دیں۔ ساتھ ہی اُنہوں نے نیو یارک اور فلاڈیلفیا کے تمام میڈیکل کالجوں میں درخواستیں دیں۔ آخرکار ۱۸۴۷ء میں جنیوا میڈیکل کالج نے یہ سمجھتے ہوئے کہ دوسرے طلباء کبھی بھی اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ کوئی عورت اُن کے ساتھ پڑھے، مذاق کے طور پر ہاں کہہ دی، جس کا بعد میں اُنہیں پچھتاوا ہوا!

دو سال بعد اُنہوں نے ایم ڈی کی ڈگری حاصل کی اور اس کے بعد لندن اور پیرس کے کلینکوں میں کام کیا۔ بدقسمتی سے کسی مریض سے اُنہیں آنکھوں کی بیماری لگی اور ایک آنکھ کی بینائی جاتی رہی۔ اُن کے سرجن بننے کے خواب ادھورے رہ گئے اور وہ نیو یارک واپس لوٹ گئیں۔ وہاں اُنہوں نے پریکٹس قائم کی لیکن بہت کم مریض تھے اور دوسرے ڈاکٹر اُن سے گفتگو کرنے سے پرہیز کرتے تھے جن سے انہیں تجربہ حاصل کرنے کی اُمید تھی۔ بعد میں دوستوں کی مدد سے اُنہوں نے ڈسپنسری کھولی جو کہ ایک کرائے کے کمرے میں تھی۔ تین سال بعد اُنہوں نے اپنی بہن ایملی اور ایک اور ڈاکٹر کے ساتھ نیو یارک انفرمری (Infirmary) کی بنیاد ڈالی جہاں خواتین ڈاکٹروں کی تعلیم کے علاوہ غریبوں کا علاج بھی کیا جاتا تھا۔

https://xtremepape.rs/

اب مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

19 الزبتھ بلیک ویل کیوں مشہور ہیں؟ [2]

20 وہ طِب کا پیشہ کیوں نہیں اپنانا چاہتی تھیں؟ [1]

21 الزبتھ کی دوست کے آخری الفاظ نے اُن کی زندگی پر اتنا اثر کیوں ڈالا؟ [3]

22 داخلہ لینے میں کون سی مشکلات درپیش تھیں؟ [2]

23 نیو یارک لوٹنے کی وجہ کیا تھی؟ [2]

24 نیو یارک انفرمری نے کونسی خدمات انجام دیں؟ [2]

25 آپ کی رائے میں یہ پیشہ عورتوں کے لیے کیوں نا مناسب سمجھا جاتا تھا؟ [3]

© UCLES 2008

https://xtremepape.rs/

BLANK PAGE

https://xtremepape.rs/

BLANK PAGE

https://xtremepape.rs/

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

https://xtremepape.rs/